جناب طالب ہاشمی

حضرت سعیدؓ بن یربوع مخزومی

(۱)

ایک مرتبہ ایک ضعیف العمر صاحبِ رسول بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔

"مجھ میں اور آپ میں کون بڑا ہے؟"

حضورؐ کی مراد یہ تھی کہ عمر میں کون بڑا ہے۔ ان صاحبِ رسول کی عمر حضورؐ کی عمر مبارک سے بہت زیادہ تھی لیکن ان کو کسی لحاظ سے بھی حضورؐ سے بڑا کہلانا پسند نہیں تھا۔ فوراً عرض کیا۔

"یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ مجھ سے بہت بڑے اور بہتر ہیں البتہ میں آپؐ سے پہلے پیدا ہوا تھا"

یہ کبیر السن صاحبِ رسول جن کو حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر ادب ملحوظ تھا، حضرت سعیدؓ بن یربوع تھے۔

(۲)

سیدنا حضرت ابو ہود سعیدؓ بن یربوع قریش کے خاندان مخزوم کے چشم و چراغ تھے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔

سعیدؓ بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی، سعیدؓ ستر برس کے پیٹے میں تھے اور کفر و شرک کی بھول بھلیوں میں بھٹک رہے تھے۔ فتح مکّہ سے کچھ عرصہ پہلے ان کے سینے میں یکا یک شمع ہدایت ضوفگن ہوئی اور وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر شرف اسلام سے بہرہ ور ہو گئے۔ زمانۂ جاہلیت میں ان کا نام صرم تھا۔ قبولِ اسلام کے وقت جب انھوں نے حضورؐ کو اپنا نام بتایا تو آپؐ نے فرمایا۔ صرم نہیں بلکہ آج

سے تم سعیدؓ ہو۔" چنانچہ انھوں نے تاریخ میں "سعیدؓ" ہی کے نام سے شہرت پائی اور اپنے آپ کو ہر لحاظ سے اس نام کا اہل ثابت کیا۔ مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد انھوں نے مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعیدؓ ان دس ہزار نفوس قدسی میں شامل تھے جن کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ غزوہ حنین کے وقت ان کی عمر ۸۰ برس کی تھی۔ لیکن انھوں نے بڑے جوش وخروش سے بنو ہوازن کے خلاف لڑائی میں حصہ لیا۔ امام حاکمؒ نے "مستدرک" میں لکھا ہے کہ حضورؐ نے حنین کے مالِ غنیمت میں سے انھیں پچاس اونٹ مرحمت فرمائے۔

(۳)

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت سعیدؓ قریب قریب گوشہ نشین ہو گئے اور اپنا بیشتر وقت عبادت الٰہی میں صرف کرنے لگے کیونکہ بڑھاپے کے باعث قواء مضمحل ہو گئے تھے اور کسی لڑائی میں عملاً شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں وہ آنکھوں سے معذور ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو وہ بہ نفس نفیس حضرت سعیدؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ اظہار ہمدردی کیا اور پھر فرمایا "میں جانتا ہوں کہ اس حالت میں آپ کے لیے مسجد تک جانا بہت مشکل ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ جیسا شخص مسجد نبوی میں جمعہ اور نماز باجماعت سے محروم نہ ہو۔

حضرت سعیدؓ نے کہا۔ کسی کی رہنمائی کے بغیر مسجد نبویؐ تک پہنچنا میرے لیے ممکن نہیں اور رہنما میرے پاس کوئی نہیں ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا "آپ کو رہنما مل جائے گا۔" چنانچہ امیر المومنین نے انھیں ایک رہنما دے دیا اور وہ اس کی مدد سے باقاعدہ مسجد پہنچتے تھے اور جماعت اور جمعہ کبھی ترک نہ کرتے تھے۔

حضرت سعیدؓ نے امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں ۵۴ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ایک سو چوبیس برس کی تھی ان سے چند احادیث بھی مروی ہیں۔

حضرت سعیدؓ بن یربوع نے اگرچہ زندگی کا بڑا حصہ حالتِ کفر میں گزارا لیکن قبولِ اسلام کے بعد انھوں نے اپنے حسنِ عمل سے گزشتہ زندگی کی تلافی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ شوقِ جہاد، ادبِ رسول اور شغف عبادت ان کے صحیفۂ حیات کے زریں ابواب ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔